بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔12 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ: رشید الدین، عاصم شہزاد ماہ۔اخاء۔ہش،1386 بمطابق۔اکتوبر 2007ء شمارہ نمبر 11

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی۔فرمایا کہ۔

''موت کو یاد رکھو۔یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔دُنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اُس نے موت کو بھلا دیا ہے۔جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دُنیا کی باتوں میں تسلّی نہیں پاتا۔لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔اور اس کے اندر طول عمل پیدا ہو جاتا ہے۔وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے''۔ (ملفوظات جلد ۹،صفحہ ۳۱۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے جرمن کے تاریخی شہر ''کاسل'' اور ''وابرن'' میں مساجد کا افتتاح

محمود مسجد

جرمن کے تاریخی شہر کاسل میں ''محمود مسجد'' کی تعمیر مکمل ہونے پر اس کے افتتاح کی تیاری کا آغاز تو تقریباً ۴ ماہ قبل شروع کر دیا گیا تھا۔وقت قریب آنے پر مسجد کو جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا۔مہمانوں کے لئے مسجد سے ملحقہ حصہ میں ۴ بڑے اور ۴ چھوٹے خیمہ جات نصب کئے گئے۔

مورخہ ۴ ستمبر ۲۰۰۷ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لائے تو واقفین نو بچوں اور بچیوں نے حمدیہ ترانے پڑھ کر اور باقی بچوں نے گلاب کے پھولوں کی بارش اور جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔آسمان سے ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی۔دوپہر ایک بج کر تیس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کی اور دُعا کروائی۔جس کے بعد نماز ظہر و عصر کی امامت کروائی اور اس طرح اس نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔اس مبارک موقع پر حضور انور کے ہمراہ افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ، ممبران قافلہ، مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم مربی انچارج صاحب، مبلغین کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ، نیشنل عاملہ کے اراکین، لوکل امراء و دیگر احمدی احباب سمیت کُل ۳۴۰ مرد و خواتین موجود تھے۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اس موقع پر ۲۵۰ نمازیوں کی گنجائش والی مسجد محمود کے اس تاریخی شہر میں تعمیر کے مراحل نیز ۱۹۸۴ سے یہاں قائم جماعت کا تعارف کروایا۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لینے والوں میں اسناد تقسیم فرمائیں اور احباب سے خطاب فرمایا جس میں مساجد کے آداب اور اس کو آباد کرنے کے حوالے سے نصائح فرمائیں۔اس کے بعد وقفہ تھا جس میں تمام احباب کو طعام پیش کیا گیا۔چائے کا بھی خاطر خواہ انتظام تھا۔احباب میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

مسجد سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں طعام و مختصر وقفہ کے بعد حضور انور نے باہر تشریف لا کر ازراہِ شفقت لوکل زعامت مجلس انصاراللہ کاسل کی طرف سے پیش کردہ ROBIN نامی درخت مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں نصب فرمایا۔جس کے بعد مسجد کے بیرونی و اندرونی حصہ کا معائنہ فرماتے ہوئے حضور انور مستورات کی طرف تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد رونق افروز ہو کر بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔اس مبارک موقع پر تین گروپوں کو حضور انور کے ساتھ فوٹو بنوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔پہلا گروپ مجلس عاملہ لوکل امارت کاسل کا تھا۔دوسرا مجلس عاملہ حلقہ کاسل نورڈ، زوڈ اور تیسرا وقار عمل میں حصہ لینے والے خوش نصیب احباب کا تھا۔

اس وقت سارے دن کی بارش کے بعد مطلع صاف ہو چکا تھا۔تقریباً ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر حضور انور کا قافلہ حمدیہ ترانوں کی گونج میں وابرن جہاں مسجد ''بیت المقیت'' تعمیر ہوئی ہے، کی طرف روانہ ہوا۔اس طرح ''محمود مسجد'' کاسل کا افتتاح خیر و عافیت سے اپنے اختتام کو پہنچا۔

بیت المقیت

وابرن Wabern کا قصبہ مسجد محمود کاسل سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔یہ لوکل امارت کاسل کا ایک حلقہ بھی ہے۔یہاں ۱۹۸۳ میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔وابرن کے قصبہ میں جماعت کو آج سے تین سال قبل مسجد کی تعمیر کی اجازت ملی۔۲ سال قبل یہاں مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔بیت المقیت فنِ تعمیر کے لحاظ سے یورپ بھر میں اپنی طرز کی پہلی مسجد ہے جو کہ اینٹوں اور مٹی سے تیار کی گئی ہے۔اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر اس کے اندر ایک جگہ کھڑے ہو کر آواز بلند کی جائے تو مسجد کے سارے حصے میں برابر سنائی دے گی۔اس میں دو ہال برابر سائیز کے ہیں جن میں ۱۵۰ نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔امید ہے کہ یہ مسجد اپنی طرز کی وجہ سے سیاحوں کو کھینچ لائے گی اور اس طرح اسلام احمدیت کے تعارف کا زیادہ سے زیادہ موجب بنے گی۔اللہ کرے ایسا ہی ہو اور لوگ اس کے ذریعہ سے ہدایت پائیں۔

مورخہ ۴ ستمبر کو محمود مسجد کاسل کے افتتاح کے بعد حضور انور جب ''بیت المقیت'' کے افتتاح کے لئے شام چار بج کر چالیس منٹ پر وابرن ''بیت المقیت'' پہنچے تو تقریباً ۲۸۰ مرد خواتین شرکاء نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔واقفین نو بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ ترانے پیش کئے۔نیز حضور انور اور بیگم صاحبہ کو گُلدستے پیش کئے۔محترم امیر صاحب جرمنی اور محترم صدر صاحب حلقہ کے ہمراہ دیگر اعلیٰ عہدہ داران نے حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت مصافحہ کا شرف عطاء کیا۔جس کے بعد مسجد کے داخلی دروازے کے ساتھ نصب تختی ''بیت المقیت'' کی نقاب کشائی کی اور نماز عصر کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ادائیگی نماز کے بعد بقیہ افتتاحی پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔جس کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب نے مختصر رپورٹ پیش کی۔

حضور انور نے مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لینے والے خوش نصیب احباب میں اسناد تقسیم کیں اور حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا اور انہیں مصافحہ کا شرف عطاء فرمایا۔جس کے بعد حضور انور مسجد کے لجنہ ہال میں تشریف لے گئے اور وہاں رونق افروز ہونے کے دوران نومبائع خواتین میں الیس اللہ کی انگوٹھیاں و بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔بعدازاں بیت المقیت کے خارجی دروازے کے ساتھ مقامی مجلس عاملہ اور وقار عمل کرنے والوں نے حضور انور کے ساتھ فوٹو بنوانے کا شرف حاصل کیا۔مسجد سے ملحقہ حصہ میں خواتین اور احباب کے لئے خیمہ جات نصب تھے جہاں ان کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔حضور انور مردانہ خیمہ میں شرکاء کے ساتھ تیس منٹ تک تشریف فرما رہے۔اس طرح احباب نے جی بھر کر اپنے آقا کا دیدار کیا۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرمایا اور پھر قافلے کے ساتھ فرینکفرٹ کی طرف تشریف لے گئے۔اس طرح یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

(رپورٹ۔محمد سعید احمد، لوکل امیر کاسل)

حُسنِ انتظام ۔ حُسنِ عمل

مقصود احمد علوی

انسان فطرتًا آسانی کی طرف مائل ہونے والا ہے۔ بھول جانا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سُست ہو جانا اِس کی فطری کمزوری کی دلیل ہے۔ اسی طرح پابندیوں سے فرار اور آسانی اور سہولت کی طرف مائل ہونا اِس کا خاصّا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء ۲۹) یعنی انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ پھر درجہ بہ درجہ وہ ترقی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کی ذاتی اور انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی اور معاشرتی، مختلف احکامات پر عمل درآمد کیلئے اسے مناسب ہدایات اور تلقین کی ہر وقت ہی ضرورت رہتی ہے اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن رکھنے کیلئے بار بار اور مسلسل یاددہانیاں اطاعت اور عمل کیلئے جذبہ بیدار کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ انسان کی اس فطرتی کمزوری کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ یاددہانی کے عمل کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے کی تلقین فرماتا ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کو ارشاد ہوتا ہے: وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذّٰریٰت ۵۶) یعنی یاددلاتا رہ کیونکہ یاددلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے

اجتماعی یا معاشرتی زندگی میں عوام الناس کو ایک دوسرے سے واسطہ پڑتا ہے۔ خصوصًا زندگی کا وہ حصہ جب ہزاروں لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوتے، آتے جاتے، میل ملاقات کرتے اور خرید و فرخت کرتے ہیں جیسے کہ عوامی مقامات، اجتماعات، بازار اور فیکٹریاں وغیرہ تو ایسے تمام مواقع سے متعلق احکامات اور قوانین پر عمل درآمد کیلئے محض ہدایات، تلقین اور یاددہانیاں کافی نہیں ہوتیں بلکہ اِن کے ساتھ ساتھ مواقع کی مناسبت سے انتظامات کرنے بھی ناگزیر ہوتے ہیں تا کہ لوگوں کو ایک ماحول میسر آسکے اور وہ اُن انتظامات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آسانی سے احکامات پر عمل پیرا ہوسکیں۔ دراصل یہ انتظامات بھی قرآنی ارشاد وَ ذَكِّرْ کے تحت ہی آتے ہیں اور اجتماعی زندگی میں اس حکم پر عمل کرنے کا یہی مطلب ہے کہ یاددہانی کے ساتھ وہ سہولیات بھی مہیّا کرنے کی کوشش کرو جن سے عمل کرنے میں آسانی ہو۔

حُسنِ انتظام کے ذریعے بہتر نتائج کے حصول کیلئے عموماً مندرجہ ذیل پانچ امور مدِّ نظر رکھے جاتے ہیں:

۱۔ ایسی سہولیات کی فراہمی جن کے ذریعے عمل میں آسانی ہو

۲۔ انتظامات کرتے وقت کمزوروں، بیماروں، بچوں اور عمر رسیدہ افراد کو مدِّ نظر رکھنا۔

۳۔ قانون شکنی کا سدّ باب۔

۴۔ احکامات اور فیصلہ جات کی نگرانی اور تنفیذ کا مضبوط انتظام

۵۔ قانون شکنوں کو مناسب تنبیہ اور تادیب۔

یورپی ممالک میں انتظامات کرتے وقت ان تمام امور کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں زندگی کے ہر شعبے میں ہر طرف بہترین انتظامات نظر آتے ہیں اور عوام الناس ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آسانی سے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہ ایک بیّن حقیقت ہے کہ متعلقہ اداروں کی طرف سے لوگوں کی سہولت اور آسانی کیلئے نت نئے طریقے سوچ کر اور تجربات کر کے بہتر سے بہتر انتظامات پیش کرنے کا ایک مستقل نظام یہاں موجود ہے۔ لوگوں کو جانی و مالی نقصانات سے بچانے اور بحفاظت منزلِ مقصود پر پہنچانے کیلئے ایک ٹریفک کے نظام کو ہی دیکھ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ یہاں عام طور پر لوگ وقت کے پابند ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ اِس کی ایک بڑی وجہ یقیناً یہی ہے کہ قوانین اور احکامات نافذ کرنے والے اداروں نے بہتر انتظامات کے ذریعے لوگوں کو وقت کا پابند بنا دیا ہے۔ گاڑیاں اور بسیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔ فیکٹریوں میں ایسی مشینیں نصب ہیں کہ کارکنان کو آتے جاتے وقت اپنا کارڈ اُس میں ڈالنا ہوتا ہے جس سے کہ آنے جانے کا وقت ریکارڈ میں آجاتا ہے اور اُسی کے مطابق پھر تنخواہ کی ادائیگی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر، وکیل یا دفاتر وغیرہ میں کسی کو ملنے کا جو وقت مقرر ہو اُس کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ یہ یہاں کی زندگی کا عام معمول ہے۔ گاڑیاں پارک کرنے کا الگ پورا نظام ہے۔ پیدل چلنے والوں کے حقوق کے تحفظ کا نظام ہے۔ تعلیم کا نظام دیکھیں تو بالعموم ہر جگہ قواعد و ضوابط کے مطابق عمل ہوتا نظر آتا ہے۔ بچے کو دوستانہ اور پیار و محبت کے ماحول میں اپنی صلاحیّتیں اجاگر کرنے کے مواقع میسر ہیں۔ اُستادوں کو دیکھو تو سراسر خلیق اور مہربان اور اپنے فرائض سے انصاف کرنے والے۔ غرضیکہ ٹیلیفون، بجلی، پانی، طبّی ضروریات، ڈاک، بنک، بازار، پولیس، سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے دفاتر، ذرائع آمد و رفت، نظافت وغیرہ ہر شعبۂ زندگی میں بہترین اصول، قواعد و ضوابط اور انتظامات نظر آتے ہیں جن میں مندرجہ بالا پانچوں بنیادی امور کی بڑی ہی واضح جھلک ہر ایک کو صاف دکھائی دیتی ہے۔

جب کوئی قوم لمبے عرصے سے انتظامات کے مناسبِ حال تحت زندگی گزارنے کی عادی ہوجائے تو پھر اگر کسی وقت کسی جگہ کسی وجہ سے متعلقہ انتظام نہ بھی موجود ہو تب بھی نظم و ضبط میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر کسی دن بنک یا ڈاک خانے یا ٹکٹ گھر کے کاؤنٹر کے سامنے "فاصلہ رکھیں" کا نوٹس نہ بھی رکھا گیا ہو تب بھی لوگ فاصلہ رکھ کر ہی کھڑے ہونگے کیونکہ وہ اس کے عادی ہو چکے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایسی جگہوں پر فاصلہ رکھ کر ہی کھڑا ہوا جاتا ہے۔

انسان تو انسان، سکھانے سے تو جانور بھی نظم و ضبط کے عادی ہوجاتے ہیں چاہے جو عمل وہ کرتے ہیں یا اُن سے کروایا جاتا ہے اُس کی افادیّت اُنہیں نہ بھی معلوم ہو۔ ایک گائے کو اتنی عقل تو نہیں کہ وہ جان سکے کہ اُس کے مالک نے کھیتوں میں چرنے کے دوران پانی کے ٹینک میں اُس کے منہ کے برابر جو ایک طاقچہ سا بنوایا ہوا ہے اور اُس میں ایک خاص سسٹم کا انتظام کر رکھا ہے اِس کا مقصد اُسے ضرورت کے مطابق پانی مہیّا کرنے کے ساتھ ساتھ اُس پانی کو ضائع ہونے سے بچانا بھی ہے۔ گائے بے چاری اِن تکنیکی باریکیوں کو کیا جانے۔ لیکن وہ سیکھ بحرحال گئی ہے کہ پیاس لگنے پر اُس طاقچے میں منہ رکھ کر پانی پینا ہے۔ وہ حیران تو ہوتی ہوگی کہ جونہی وہ طاقچے سے منہ نکالتی ہے تو یک لخت پانی نکلنا بھی بند ہو جاتا ہے اور ایک قطرہ زمین پر نہیں گرتا۔ کوئی کتنی بھی ناعاقبت اندیش گائے کیوں نہ ہو وہ اُس سسٹم کو نقصان پہنچا کر پانی ضائع نہیں کرسکتی۔ بلا شبہ یہ کمال گائے کا نہیں بلکہ انتظام کرنے والے زمیندار کا ہے۔

بات ہو رہی تھی انتظامات کی کہ جہاں بھی عوام الناس کی اجتماعی اور معاشرتی زندگی سے متعلق قواعد و ضوابط اور احکامات پر عمل درآمد کا سوال ہو تو وہاں بار بار کی یاددہانیوں اور تلقین کے ساتھ ساتھ مناسب انتظامات کرنے بھی ضروری ہوتے ہیں۔ جتنے بہتر انتظامات ہونگے اتنا ہی عمل کا معیار بہتر ہوگا۔ اِن مواقع پر ہر طبقہ اور ہر معیارِ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دانت صاف کرنے یا شیو کرنے کے لئے جب واش بیکن کے سامنے جاتے ہیں تو سب سے پہلا کام وہ پانی کی ٹونٹی کھولنے کا کرتے ہیں۔ جس رفتار سے بُرش منہ میں چل رہا ہوتا ہے اُس سے کہیں زیادہ رفتار سے بلا مقصد پانی بہہ رہا ہوتا ہے اور اُنہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ اس طرح کی بیسیوں بے قاعدگیاں اور غفلتیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس لئے یہ توقع کہ عوامی مقامات یا اجتماعات کے مواقع پر کسی تقریر یا قول کے زیرِ اثر لوگ خود ہی احساس کر کے پانی کی ٹونٹی کم کھولیں گے یا بغیر کسی انتظام کے لائن بنالیں گے محض خوش فہمی اور خام خیالی ہے۔ اِس کیلئے لازم ہے کہ مناسبِ حال انتظامات کے ذریعے لائن نہ بنانے اور پانی ضائع کرسکنے کے امکانات کو ہی ختم کر دیا جائے۔

خلاصہ کلام یہ کہ خصوصًا عوامی اجتماعات کے مواقع پر پانی کی بچت کا معاملہ ہو یا قطار بنانے کا، نماز کیلئے صفیں سیدھی رکھنے کی بات ہو یا پنڈال میں جوتیوں کیلئے مناسب جگہ کا مسئلہ، کھانا ضائع ہونے سے بچانا ہو یا استعمال شدہ برتنوں اور بچے ہوئے کھانے کو ٹھکانے لگانا یا پھر کوئی بھی ایسا معاملہ ہو جس میں عوام الناس سے احکامات اور قواعد کی پابندی کروانی مقصود ہو تو اِن سب کا ایک ہی حل ہے کہ لوگوں کو مناسبِ حال انتظامات مہیّا کئے جائیں۔ سوال کیا جا سکتا ہے کہ مشاہدہ گواہ ہے کہ انتظامات کے باوجود عمل نہیں ہوتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے کئی جوابات دیے جاسکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ انتظامات میں ہی کوئی نہ کوئی کمی یا نقص ہوتا ہے اور وہ صورتِ حال کے مناسبِ حال نہیں ہوتے۔ دوسرے یہ کہ تنفیذ، نگرانی اور تنبیہ کو پورے طور پر انتظامات کا حصہ نہیں بنایا جاتا حالانکہ ابتدائی ادوار میں اِس حصے کو نسبتاً زیادہ صبر، حوصلے اور مستقل مزاجی سے مسلسل جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ حُسنِ انتظام اور حُسنِ عمل کے اعلیٰ معیار تک پہنچنے میں کئی نسلوں کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ انتظامیہ کا کام ہے کہ بہتر سے بہتر انتظامات مہیّا کرنے کا سلسلہ جاری رکھے۔ ایک وقت ضرور آئے گا کہ لوگ اِس کے عادی ہو جائیں گے۔ چونکہ یہ ایک مستقل اور جاری عمل ہے اس لئے اس کیلئے ضرورت بھی ایک مستقل نظام کی ہی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ عوام کو بہتر سے بہتر انتظامات کی فراہمی کی غرض سے مسلسل غور و فکر اور تجربات کا سلسلہ جاری رکھنے کیلئے باصلاحیّت افراد پر مشتمل ایک مستقل شعبہ قائم ہو جو دیگر شعبہ جات کی طرح پورا سال درپیش صورتِ حال کا جائزہ لے کر تحقیق کا کام کرتا رہے۔ یہ ایسا اہم شعبہ ہے جو دنیا کے تمام بڑے بڑے اداروں اور فرموں میں موجود ہوتا ہے اور اسی کی مدد سے تجربات کے بعد وہ نت نئی سہولیات اور ماڈل دُنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔

بقیہ۔ Kiel شہر میں تبلیغی سرگرمیاں

اس میٹنگ کو کامیاب بنانے کے لئے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے بھی خوب محنت کی اور زیرِ تبلیغ ٹیچرز کو اس میٹنگ میں لائیں۔ اس موقع پر جماعتی کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا۔ معزز مہمان اپنے ساتھ جماعتی لٹریچر بڑی تعداد میں لے گئے۔ اس میٹنگ میں احباب جماعت نے انتہائی محبت کے ساتھ پاکستانی کھانوں کو مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا۔ جسے مہمانوں نے خوب پسند کیا۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کے منظر سے بھی مہمان خوب محظوظ ہوئے۔ اس میٹنگ میں ایک عرب، ایک آذربائیجان سے تعلق رکھنے والی مسلمان فیملی اور 33 جرمن مہمان شامل ہوئے۔

جرمن طلباء کی اپنے ٹیچرز کے ساتھ "مسجد بیت الحبیب" میں آمد

مؤرخہ 25 ستمبر بروز منگل Kiel شہر کے ایک Gymnasium سکول کے 22 طلباء اپنے ٹیچرز کے ساتھ مسجد بیت الحبیب میں تشریف لائے۔ مسجد کو مختلف بینرز سے آراستہ کیا گیا۔ تصویری نمائش کے ساتھ ساتھ جماعتی کتب کا اسٹال لگایا گیا۔ مکرم محسن احمد صاحب صدر جماعت، مکرم نعیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور خاکسار مبشر احمد بلوچ سیکرٹری تبلیغ نے طلباء کا استقبال کیا۔ مسجد کے مختلف حصوں کا طلباء کو معائنہ اور تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ طلباء نے اسلامی تعلیمات کے متعلق مختلف سوالات کئے۔ جن میں زیادہ تر سوالات ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں کئے گئے تھے۔ ایک سوال یہ بھی کیا گیا کہ جماعت احمدیہ اور اس کی تعلیم دوسرے مسلمانوں سے کیوں مختلف ہے؟ سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ طلباء نے قرآن مجید بھی خریدے اور جماعتی لٹریچر بھی کافی تعداد میں حاصل کیا۔ مکرم محسن احمد صاحب صدر جماعت کیل نے ٹیچرز کو قرآن مجید، اسلامی اصول کی فلاسفی اور Jesus im Koran کتب بطور تحفہ پیش کیں۔ آخر میں طلباء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ضیافت کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم ملک سرور صاحب اور ملک ذکاء اللہ صاحب نے خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام پروگراموں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں نیک اور سعید روحوں سے نوازے، آمین

(رپورٹ:- ملک محسن احمد صدر جماعت کیل و مبشر احمد ظفر بلوچ سیکرٹری تبلیغ)

تاثرات مہمانان بیرون از جرمنی، برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2007ء

تحریر نمائندہ خصوصی مکرم شیخ کلیم اللہ صاحب

مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب نیشنل صدر و مربی سلسلہ بلغاریہ۔

مکرم مربی صاحب سے جب بلغاریہ کے وفد کی جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ۔ بلغاریہ سے 48 احباب جلسہ میں شمولیت کے غرض سے آئے ہیں، جن میں سابق اٹارنی جنرل، حکومت کے نمائندے، صوفیہ یونیورسٹی کے پروفیسر، ایک وکیل اور دو ڈاکٹر اور نیشنل ٹی وی کے صحافی ہیں جو جلسے کی کارروائی کو کور کر رہے ہیں اور وہاں اپنے پروگرام میں شامل کریں گے، اور کچھ عیسائی بھی شامل ہیں. اور اللہ کے فضل سے تین بیعتیں ہوئی ہیں، جنہوں نے اس جلسہ کو دیکھا اور حضور انور کا خطبہ براہ راست سنا اور حضور انور کو دیکھ کر انکی کایا پلٹ گئی اور بیعت کر لی. اس وفد میں جو وکیل اس جلسہ پر آئے ہیں اس سے قبل وہ 2005ء کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے، لیکن اس مرتبہ انکی حضور انور کے ساتھ ملاقات بھی تھی. جب وہ ملاقات کے بعد باہر آئے تو انکی حالت میں غیر معمولی تبدیلی تھی اور کہہ رہے تھے کہ میں نے سنا ہے کہ میں 20 کروڑ لوگوں کے امام کے ساتھ ملکر آیا ہوں۔ پتہ نہیں کیا بات ہے کہ اس ملاقات نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے. ان (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ: ناقل) میں ایک زبردست طاقت اور نور ہے جس نے میرے جسم کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہر وقت انکے ساتھ رہوں اور میری خواہش ہے کہ ہر سال جلسہ میں شرکت کروں اور دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ میں حیران ہوں کہ اتنے بڑے جلسے کا انتظام آپ یہ کس طرح کر پاتے ہیں اور آپ اپنے امام سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی آپ کو شکست نہیں دے سکتا.

محترم مربی صاحب نے فرمایا کہ اسکے علاوہ ایک اور دوست جو ہمارے ساتھ آئے ہیں نے کہا کہ ساری دنیا اپنی اپنی تعلیم دیتی ہے لیکن میں یہ دیکھ کر حیران ہوں کہ آپ کے امام کو آپ لوگوں کی تربیت کی اتنی فکر ہے کہ وہ دن رات خطبے، تقاریر، کلاسیں لگا کر آپ کی تربیت کی کوشش کرتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ آپ کے امام کا آپ کے ساتھ اور آپ لوگوں کا اپنے امام کے ساتھ اتنا پیار اور محبت ہے جو بالکل بناوٹی نہیں ہو سکتا۔

بلغاریہ جماعت 400 افراد پر مشتمل ہے اور ان میں صرف 6 احباب پاکستانی ہیں باقی سب احباب مقامی احمدی ہیں۔ یہ لوگ وفا اور اخلاص میں برابر ترقی کر رہے ہیں اور باقاعدہ حضور انور سے خط و کتابت کرتے ہیں۔ بلغاریہ میں ہماری مخالفت ہو رہی ہے جس میں وہاں کی مقامی اسلامی جماعتیں اور دوسرے افراد شامل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے راستے میں رکاوٹیں دور فرمائے، آمین۔

Mr. Rhicho Chaprazy

(صحافی نیشنل ٹی وی ''نیوٹی وی''، بلغاریہ)

مکرم Rhicho صاحب نے اپنی گفتگو کا آغاز اس طرح کیا،

''میں اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ ایسے جلسہ میں شامل ہوا ہوں قبل ازیں میں نے بلغاریہ کے ٹی وی پر جماعت کے متعلق (حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء) کی تصاویر کے ساتھ تفصیلی پروگرام بنا کر نشر کئے ہیں، لیکن اس جلسہ میں شامل ہو کر مجھے صحیح معنی میں پتہ چلا ہے کہ احمدی جماعت کیا ہے، اس سے قبل میں یہی سمجھتا رہا کہ اصل میں اسلام وہی ہے جو ترکی میں ہے لیکن یہاں آکر اسلام کی جو حسین تعلیم دیکھنے کو ملی ہے وہ ترکی کا اسلام نہیں بلکہ احمدی جماعت کا جو اسلام ہے وہ اصل اسلام کی تصویر ہے. اتنے بڑے جلسہ میں اتنے بڑے انتظامات کر کے انکے لئے کھانا تیار کرنا اور انہیں پرامن طور پر تقسیم کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے اور یہاں ہر شخص پرسکون ہے اور ایک دوسرے کو مسکراہٹ کے ساتھ سلام کرتے ہیں اور بار بار کرتے ہیں یہ ایک ایسی بات ہے جو میرے لئے ناقابل فراموش ہے. تقاریر کے پروگرام بہت ہی اچھے تھے عائلی زندگی پر تقریر بطور خاص بہت اچھی تھی. بلغاریہ کے صحافی اور عام طبقہ کو آپ کی تعلیم کا علم نہیں ہے اور یہ جلسہ بہت ہی اچھا ذریعہ ہے جس سے آپ کا پیغام پہنچ سکتا ہے۔ جلسوں کی بہت پبلیسٹی ہونی چاہئے تاکہ لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچ سکے. میری دعا ہے کہ آپ جتنے اچھے لوگ ہیں ویسے ہی رہیں۔

مکرم روسن ایلی ایف صاحب

(فوٹوگرافر، کیمرہ مین و آپریٹر نیوٹی وی بلغاریہ)

آپ سے جب جلسہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیسا لگا تو آپ نے کہا کہ میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور پہلی مرتبہ اتنی بڑی تعداد کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے. میرے بہت سے دوست مسلمان ہیں۔ میرے نزدیک اسلام بہت اچھا مذہب ہے اور اسلام ایسا نہیں ہے جیسا کہ آجکل پیش کیا جا رہا ہے. یہاں جلسہ پر میں نے کتابیں دیکھی اور پڑھی ہیں تو میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے اور میں نے اسلام کو ایک جمہوری اور شخصی آزادی کا مذہب پایا ہے. اس جلسہ میں ہر شخص پرسکون ہے کہیں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں. یہ بات میرے لئے بہت غیر معمولی ہے کہ ہر مرتبہ لوگ مل کر مسکرا کر ہاتھ ملاتے ہیں اور میں نے اس جلسہ میں بہت سی تصاویر کھینچی ہیں جس میں سارے مسکراتے ہوئے نظر آ رہے ہیں. انٹرویو کے آخر میں مکرم روسن ایلی ایف صاحب نے بلغارین زبان کا ایک محاورہ بیان کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ ''دنیا آپ کے ہاتھوں میں ہے اور ترقی آپ کے قدم چومے گی''، انشاء اللہ۔

Mr. Ivon Tatarjik

سابق اٹارنی جنرل بلغاریہ

آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں بہت حیران ہوں اور میری روح آپ لوگوں کیلئے دعا گو ہے کہ آپ نے اتنے بڑے جلسہ کے انتظامات کئے ہیں اور میرا نظریہ ہے کہ مذہبی معاملے میں حکومتوں کو مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہونا چاہئے. میں بلغاریہ میں 1989ء میں اٹارنی جنرل تھا لیکن مجھے اسکا بہت افسوس ہے کہ اب میری ٹرم ختم ہو گئی ہے ورنہ میں جماعت احمدیہ کو اسکے حقوق بلغاریہ میں ضرور لے کر دیتا. میں نے آپ کے روحانی لیڈر (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا خطبہ جمعہ سنا ہے جس سے میری روح اتنی خوش ہوئی کہ ابھی تک حالت وجد میں ہے۔ خطبہ کا ایک ایک لفظ میرے دل میں اترتا گیا. بلغاریہ میں اس وقت ایسے فرقے بھی کام کر رہے ہیں جو غیر قانونی ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ حکومت احمدیوں کو انکے حقوق کیوں نہیں دے رہی لیکن مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ احمدیوں کو وہاں انکے حقوق اور آزادی ضرور ملے گی اور ایک روز پورے مشرقی یورپ میں آپ کامیاب ہونگے، آپ لوگ سیاست میں دخل نہیں دیتے اس لئے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا. آپ یہاں جرمنی میں ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جہاں آپ کو حقوق حاصل ہیں اور آزادی سے آپ اپنی تبلیغ کر سکتے ہیں جس کی میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں. میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں مدعو کیا. میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے، آمین۔

Mr. Rahmat Syukur

نیشنل سیکریٹری تربیت احمدیہ مسلم جماعت انڈونیشیا

(آپ انڈونیشیا سے آنے والے 9 رکنی وفد کے امیر قافلہ ہیں) گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے کہا! میں پہلی مرتبہ جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں، اور مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ انڈونیشیا سے مہمان جرمنی لیکر آؤں جو کہ ایک بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ حضور انور کو دیکھ کر دل بہت خوش ہے۔ انڈونیشیا اور یورپ کے لوگوں کے مزاج اور جذبات کے انداز بالکل مختلف ہیں ہم خلیفہ وقت کو دیکھ کر اپنے محبت کے جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے. ہر انڈونیشین احمدی کا یہ خواب تھا کہ وہ اپنے پیارے آقا کو اپنے ملک میں دیکھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ انڈونیشیا تشریف لائے تھے تو ہمارا یہ خواب پورا ہوا۔ جلسہ میں جس طرح آپ مہمان نوازی کرتے ہیں یہ میرے لئے ناقابل فراموش ہے۔ جرمنی کے احباب پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے کیونکہ یہ یورپ میں ہے اور یہاں تبلیغ کی آزادی ہے، اور یہاں مؤثر تبلیغ سے جماعت بہت بڑھ سکتی ہے.

Mr. prof. Dr.Suwito

(Deputy Director for Institutional Developement, Professor of Islamic Education. Indonesia)

محترم پروفیسر صاحب نے فرمایا! مجھے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کا جلسہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں انڈونیشیا کے جلسہ میں بھی شامل نہیں ہوا. گو جلسہ میں شمولیت سے پہلے بھی جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک مثبت تصور تھا لیکن اس جلسہ میں شامل ہو کر اس تاثر کو تقویت ملی ہے. جلسہ میں مہمانوں کے ساتھ سلوک بہت اچھا ہے اور جلسہ میں مہمانوں کی بہت خدمت کی جا رہی ہے. میں نے اس سے قبل جماعت کے خلاف لوگوں سے کافی کچھ سنا تھا. لیکن اس جلسہ میں شمولیت سے غلط فہمیاں دور ہونے کے بعد میرا جماعت کے بارہ میں حسن ظن درست ثابت ہوا۔ مسلمانوں کے ہر فرقہ کا کوئی نہ کوئی سربراہ ہوتا ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے سربراہ خلیفہ وقت ہیں.

ہر فرقہ کے لوگوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مروت اور رواداری کے ساتھ پیش آئیں۔

Mr. Masdar Mas`udi

(Member of Ombudsman Committee of Indonesia, First Chairman of Nahdatul Ulama Organization in Indonesia,

میرا اس جلسہ کے روحانی ماحول، احمدیوں کا باہم اتحاد، رضا اور محبت، خلیفۂ وقت کے ذریعہ خدا کے ساتھ تعلق محسوس ہونا ایک ایسا تجربہ تھا کہ جسے کبھی بھلایا نہیں جا سکتا اور میرا دل آپ کا بہت گرویدہ ہو چکا ہے۔ آپ لوگ بہت مہمان نواز ہیں. میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں زیادہ تو نہیں جانتا لیکن آپ کے رفاعی کام بہت اچھے ہیں اور انہیں جاری رہنا چاہئے. میں

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

Vol. 12 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 11
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

بقیہ۔تاثرات مہمانان جلسہ سالانہ جرمنی

آپ کا اور انڈونیشیا کے امیر صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس جلسہ میں شرکت کا موقعہ دیا۔

مکرم ڈاکٹر محمد صالح صاحب نائب صدر جماعت Bandung Kulon West Jawa

آپ نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا کہ،

میں نے انڈونیشیا کے علاوہ سنگا پور اور یوکے کا جلسہ دیکھا ہوا ہے لیکن جرمنی کے جلسہ کے انتظامی امور زیادہ بہتر ہیں. جرمنی کے لوگ اور امیر صاحب جرمنی کی مہمانوں کے ساتھ محبت ناقابل فراموش ہے۔ آپ لوگوں اور انڈونیشیا کے احباب کی محبت جماعت کے ساتھ بالکل ایک جیسی ہے۔ آپ دعا کریں کہ انڈونیشیا میں بہت جلد جماعت پھیل جائے، آمین۔

Mr. AnugerahGunandar Bashier Ahmmad

آپ نیشنل امین انڈونیشیا و امین لوکل امارت جکارتہ ہیں آپ نے جرمنی آنے کے بارے میں بتایا کہ میں دوسری مرتبہ 22 سال بعد جرمنی آیا ہوں.اس وقت میری عمر 42 سال ہے. میرے والد پیدائشی احمدی ہیں، وہ 4 سال جرمنی میں Diplomat متعین ہوئے تھے۔ جب میں نے 1979ء میں Realschule کیا تو ہم واپس انڈونیشیا چلے گئے. اللہ کا شکر ہے کہ میری جرمن زبان کچھ خراب نہیں ہوئی.اس وقت کے بعد اب جرمنی کی اتنی بڑی جماعت کو دیکھ کر بہت حیرت زدہ ہوا ہوں اس وقت بہت چھوٹی سی جماعت تھی.میں نے یورپ کا پہلی بار اتنا بڑا جلسہ دیکھا ہے. میں جلسہ کی پوری تقریب میں نظم اور حضور کے خطبات کے وقت بہت جذباتی رہا اور مسلسل روتا رہا ہوں اور دعا کرتا رہا ہوں کہ جماعت پھیلتی رہے۔ میں شکر کے جذبات کے پیش نظر جلسہ گاہ میں اپنے آنسو روک نہیں سکتا تھا ہمیں چاہیے کہ ہر وقت خلافت کے دامن کے ساتھ چمٹے رہیں۔

مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ Kosovo

مکرم مربی صاحب سے جلسہ جرمنی کے بارے میں جب اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ میں پہلے بھی جرمنی کے جلسوں میں شریک ہوتا رہا ہوں اس مرتبہ بھی جلسہ اللہ کے فضل سے بہت کامیاب جلسہ تھا، حضور انور کے یہاں جلسہ میں شامل ہونے سے جلسے کے روحانی ماحول میں مزید برکت و رونق پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سال Kosovo سے لوگوں کو ویزہ نہیں دیا گیا تھا لیکن جرمنی میں مقیم Kosovo کے لوگ شامل ہوئے ہیں اور ان سے ملاقات ہوئی ہے اللہ کے فضل سے انہوں نے Kosovo میں مسجد کے لئے اپنے تعاون کا بھی یقین دلایا ہے اور وہ جلسہ سے اپنی برکات حاصل کر رہے ہیں. جماعت Kosovo میں 25 یونیورسٹی کے طلباء شامل ہیں اور انکے علاوہ بھی احباب اللہ کے فضل سے پڑھے لکھے ہیں. حضور انور کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کو وہاں کی یونیورسٹی نے البانین زبان اور لٹریچر میں پروفیسر کی ڈگری دی ہے۔ (الحمد للہ) میرا جرمنی کے احباب کیلئے یہ پیغام ہے کہ احباب جرمنوں میں تبلیغ کے کام کو آگے بڑھائیں۔ یہاں کے جرمن لوگوں میں تبلیغ زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔

مکرم صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ البانیہ

مکرم صمد احمد غوری صاحب جو ایک نوجوان مربی سلسلہ ہیں نے اپنا تعارف کچھ اس طرح کروایا کہ میرا تعلق حیدر آباد دکن بھارت سے ہے. خاکسار نے جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی ہے 2005ء سے البانیہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے. (آپ نے فرمایا کہ) مجھے جرمنی کے جلسہ میں پہلی مرتبہ شمولیت کی سعادت نصیب ہورہی ہے۔ جرمنی کے جلسہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ خلیفہء وقت اس میں شمولیت فرماتے ہیں.لوگوں میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ خلیفہء وقت کا دیدار حاصل ہو کیونکہ خلیفہء وقت کی برکت سے ماحول روحانی ہو جاتا ہے۔ حضور انور کے پیچھے نماز پڑھنے کا لطف آرہا ہے اور میرے دل پر بہت اثر ہو رہا ہے اور میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں .اس جلسہ کے انتظامات بہت مسحور کن ہیں اور بہت وسیع طور پر، بڑی سہولت کے ساتھ محض اللہ کے فضل سے ہوتے جا رہے ہیں اور مہمانوں کی ضروریات کا بھی بہت خیال رکھا جا رہا ہے۔ پچھلے سال جو وفد البانیہ سے جلسہ سالانہ جرمنی آیا تھا اور یہاں پر بیعت کر کے گیا تھا انہوں نے روحانیت اور مالی قربانیوں میں بہت ترقی کی ہے اور یہ جلسہ ہی کی برکت تھی جو وہ یہاں سے سمیٹ کر گئے تھے۔

مکرم احمد منور رانا صاحب پاکستان

آپ اپنے پیشہ کی ایک میٹنگ میں لندن آئے تو جرمنی کے جلسہ میں بھی شریک ہوئے اور اس موقعہ پر انہوں نے جلسہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا کہ میں اپنے پروفیشن کی ایک بورڈ میٹنگ میں لندن آیا تو ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ جلسہ کے انتظامی امور بہت اچھے تھے لیکن ایک بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ لوگ بازار میں اسٹال پر جا کر چیزیں خرید کر کھاتے ہیں جبکہ لنگر جاری ہے۔ جلسہ کے باہر جہاں سے ٹرام کراسنگ ہے وہ بہت خطرناک ہے اسکی طرف انتظامیہ کو توجہ کرنی چاہئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Interkulturelle Wochen کے تحت Kiel شہر میں تبلیغی سرگرمیاں

الحمد للہ! کیل شہر میں Landeshauptstadt Kiel Referat Für Migration کے تحت مختلف تبلیغی پروگرامز کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں مسٹر Rainer Tschon، Stadtpräsident کے ساتھ ملکر سال 2007 کے آغاز میں ہی ان تبلیغی پروگراموں کے انعقاد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ سابق صدر جماعت کیل مکرم اشفاق احمد سندھو صاحب نے ریجنل مبلغ مکرم ساجد احمد نسیم صاحب کی زیر راہنمائی اور مکرم شہاب الدین صاحب، مکرم محسن احمد صاحب صدر جماعت (حال) کیل، خاکسار مبشر احمد ظفر بلوچ اور مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت نے شہر کیل کی انتظامیہ سے مل کر ان پروگراموں کی تاریخیں ترتیب دیں۔ ان تبلیغی پروگراموں کے انعقاد کے سلسلہ میں مکرم شہاب الدین صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔ شہر کی انتظامیہ نے ان تمام جماعتی پروگرامز کی مختلف اشتہارات، انٹرنیٹ اور اپنی Programheft کے ذریعہ خوب تشہیر کی۔ ان تبلیغی پروگرامز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1:- تبلیغی اسٹال

مورخہ 8 اور 9 ستمبر کو کیل شہر میں Interkulturelle Wochen کے تحت شہر کی انتظامیہ کی طرف سے ایک پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ جس میں جماعت احمدیہ کیل کو اس موقع پر تبلیغی اسٹال کے ساتھ ساتھ پاکستانی کھانوں کا اسٹال لگانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ان اسٹالز کو مختلف بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔ جو کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ماٹوز کی عکاسی کر رہے تھے۔ اس موقع پر جرمن لوگوں اور دیگر مسلمانوں نے جماعتی لٹریچر بڑی تعداد میں حاصل کیا۔ خاص طور پر قرآن مجید جرمن ترجمہ کے ساتھ خریدا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی کھانوں کے اسٹال سے کافی جرمن مہمانوں نے کھانا خرید کر کھایا۔ کھانے کے اسٹال سے حاصل ہونے والی رقم مکرم محسن احمد صاحب صدر جماعت کیل نے Jugeng Projekt Hassee کو چیک کی صورت میں بطور عطیہ پیش کی۔

2:- جرمن مہمانوں کی "مسجد بیت الحبیب" کیل میں آمد

مورخہ 17 ستمبر کو طے شدہ پروگرام کے مطابق 60 جرمن معزز مہمان ایک بس کے ذریعہ "مسجد بیت الحبیب" میں تشریف لائے۔ مکرم محسن احمد صاحب صدر جماعت نے مجلس عاملہ کے عہدیداران اور احباب جماعت کے ساتھ ملکر ان کا استقبال کیا۔ بچوں نے معزز مہمانوں کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ مسجد کو امن اور محبت بھری تحریروں پر مشتمل بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اور اس موقع پر تبلیغی اسٹال بھی لگایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جماعتی ترقیات پر مشتمل تصویری نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جو کہ مکرم اشفاق احمد سندھو صاحب اور مکرم شہاب الدین صاحب نے تیار کی تھی۔

آنے والے معزز مہمانوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف مکرم شہاب الدین صاحب نے بڑے اچھے انداز میں کروایا۔ اور مہمانوں کی طرف سے کئے گئے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ مہمانوں نے جماعتی لٹریچر بھی بڑی تعداد میں حاصل کیا۔ آخر پر شعبہ ضیافت کی طرف سے معزز مہمانوں کی تواضع کی۔ جسے مہمانوں نے خوب پسند کیا۔

3:- تبلیغی میٹنگ

مورخہ 19 ستمبر بروز بدھ کو طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک تبلیغی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میٹنگ کے بارہ میں بھی شہر کی انتظامیہ کی طرف سے خوب تشہیر کی گئی۔ جماعتی سطح پر بھی دعوت نامے تیار کئے گئے تھے۔ جو کہ سیاسی لیڈروں، اخبارات، میڈیا اور عام عوام کو بھجوائے گئے تھے۔ اس میٹنگ کا موضوع "مذہب اسلام میں برابر کے حقوق" طے کیا گیا تھا۔ اس میٹنگ میں مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے قرآن وحدیث کی روشنی میں "برابری کے حقوق" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں آپ نے اور مکرم ساجد احمد نسیم صاحب نے مل کر معزز مہمانوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے جن میں زیادہ تر سوالات مرد و عورت کے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حقوق، عورتوں کے حجاب لینے، ایک مسلمان کی غیر مسلمان کے ساتھ شادی، اسلام میں مرد کی ایک سے زیادہ شادیاں کرنا، مومن کون؟ کافر کون؟ کیا صرف مسلمان ہی مومن ہیں؟ کیا مسلمان چرچ میں جاسکتے ہیں؟ کے بارہ میں تھے۔

اس میٹنگ میں NDR ریڈیو کے نمائندہ بھی تشریف لائے۔ جنھوں نے سوالات کے جوابات ریکارڈ کئے۔ آنے والے معزز مہمانوں کے اس میٹنگ کے بارہ میں تاثرات بھی ریکارڈ کئے۔ جنھوں نے اس میٹنگ کو خوب سراہا اور اس بات کا شدت کے ساتھ اظہار کیا گیا کہ اس قسم کی میٹنگز کا بار بار انعقاد کیا جانا چاہیے تا کہ اسلام کی تعلیم کا تعارف صحیح معنوں میں کیا جاسکے۔ NDR ریڈیو Nord جرمنی میں خوب سنا جاتا ہے۔ میٹنگ کے اختتام پر ریڈیو کے نمائندہ نے مکرم حبیب اللہ طارق صاحب اور مکرم ساجد احمد نسیم صاحب کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ یہ انٹرویو اگلے دن مہمانوں کے تاثرات کے ساتھ NDR ریڈیو پر پیش کیا گیا نیز اس بات کا اعلان کیا گیا کہ مورخہ 3 اکتوبر کو اسی مسجد میں Tag der Offenen Moschee بھی منایا جائے گا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر